بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۵ امان ۱۳۴۶ ھش ۳ ذی الحجہ ۱۳۸۶ ھ ۱۵ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۵۶

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹروں کی تجویز کردہ نئی دوا کا استعمال شروع کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ضعف ہے ویسے کھانسی میں فرق پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—○ ربوہ ۱۴ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو اب بخار تو نہیں ہے لیکن کمزوری چل رہی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—○ ربوہ ۱۴ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ٹمپریچر نارمل ہے۔ اور طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

—○ مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی صدر جماعت احمدیہ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور بچہ طارق سہیل بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے آمین۔

—○ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد سابق مبلغ مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ مارچ بروز جمعہ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی درازیٔ عمر اور اس کے خادم دین بننے اور اس کی والدہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

—○ مجلس انصار اللہ کے مالی سال میں سے اڑھائی ماہ گزر گئے ہیں۔ بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ موصول نہیں ہوا۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ سال رواں کے باشرح بجٹ اور کم سے کم ماہ جنوری اور فروری ۱۹۶۷ء کا چندہ فوری طور پر ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

—○ قائدین کرام سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن اراکین نے خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم ابھی تک پُر نہیں کیا ان سے رکنیت فارم پُر کروائیں۔ مزید رکنیت فارم مرکز سے مطالبہ پر بھجوا دیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے، کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے

وفات مسیح کے عقیدہ کو اس نے غلبۂ اسلام کا ذریعہ اور سبب بنایا ہے

"سنو! قرآن شریف اور احادیث میں یہ وعدہ تھا کہ اسلام پھیل جاوے گا اور وہ دوسرے ادیان پر غالب آجائے گا اور کسر صلیب ہوگی۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ دُنیا تو جائے اسباب ہے۔ ایک شخص بیمار ہو تو اس میں تو شک نہیں کہ شفا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لیکن اس کے لئے ادویات میں خواص بھی اسی نے رکھ دیئے ہیں۔ جب کوئی دوا دی جاتی ہے تو وہ فائدہ کرتی ہے۔ پیاس لگتی ہے تو اس کے بجھانے والا تو خدا ہے مگر اس کے لئے پانی بھی اسی نے مقرر کیا ہے۔ اسی طرح پر بھوک لگتی ہے تو اس کو دُور کرنے والا تو وہی ہے مگر غذا بھی اسی نے مقرر کی ہے۔ اسی طرح پر غلبۂ اسلام اور کسر صلیب تو ہوگا جو اس نے مقدّر کیا ہے لیکن اس کے لئے اس نے اسباب مقرر کئے ہیں اور ایک قانون مقرر کیا ہے چنانچہ بالاتفاق یہ امر قرآن مجید اور احادیث کی بناء پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں جب عیسائیت کا غلبہ ہوگا اس وقت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ کُل ادیان اور ملتوں پر اسلام کو غالب کر کے دکھا دے گا اور دجّال کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہوگا۔ نواب صدیق حسن خاں اور دوسرے بزرگوں نے جنہوں نے آخری زمانہ کے متعلق کتابیں لکھی ہیں انہوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پُورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے۔ دواؤں سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس کو دُور کرتا ہے۔ اسی طرح پر اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہو گیا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے۔ اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی موت مسیح کا حربہ ہے۔ اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاویں گی۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اب عیسائی فتنہ کے دُور کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہو سکتا ہے۔ کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۳۰ - ۲۳۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء

آج اسلام پر نازک ترین دور گزر رہا ہے

ہر طرف یہ شور ہے کہ چونکہ مسلمانوں نے اسلام کا دامن چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے آج مسلمان اقوام خواہ وہ زمین کے کسی خطہ میں ہوں زوال و نکبت کی آغوش میں چلی گئی ہیں۔ یہ خیال کوئی شام و مصر ایران و افغانستان۔ افریقہ اور ایشیائی مسلمان اقوام کے اہل علم حضرات کا ہی نہیں ہے بلکہ روئے زمین پر آج جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں۔ ہر جگہ سے یہی آہ و فریاد بلند ہو رہی ہے۔ خود عربستان جہاں سے اسلام نے ظہور کیا تھا۔ آج اسی صدا سے گونج رہا ہے۔ سعودی عرب ہو یا یمن۔ کویت ہو یا اردن۔ الجیریا ہو یا مراکش یونس ہو یا انڈونیشیا ہر جگہ مسلمان یکساں طور پر پستی کی حالت میں گرے ہوئے ہیں۔ خود پاکستان میں جس کو سب سے بڑی اسلامی ریاست سمجھا جاتا ہے۔ یہی حال ہے۔ کوئی اخبار اٹھا کر دیکھئے کسی مجلس میں جایئے۔ ہر جگہ یہی رونا رویا جاتا ہے۔

چاہیئے تھا کہ ایسی صورت میں وہ لوگ جن کے دل میں اسلام کا درد ہے اور جو یہ خیال خود چاہتے ہیں کہ اسلام کو دنیا میں از سر نو قائم کیا جائے۔ وہ کوئی ایسے طریقے اختیار کرتے جس سے تمام مسلمانوں کے فرقے خواہ وہ عقائد کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف ہوں صرف باہم اتحاد کی خاطر ایسی باتوں سے پرہیز کرتے۔ جو مختلف فرقوں کو ایک دوسرے سے دست و گریبان کرتی ہیں۔

زمانے نے ہر جگہ کے مسلمانوں کو جھنجھوڑا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا دینی طبقہ جس کو سب سے زیادہ اس امر کا احساس ہونا چاہیئے تھا وہی بات بات میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں خلیج افتراق وسیع سے وسیع تر کرنے میں مصروف ہے۔ لطف یہ ہے کہ وہ جماعتیں جو اسلام کی تجدید و احیاء کے نام سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگرچہ وہی اسلامی فرقوں کے اتحاد کے لئے شور بھی مچاتی ہیں۔ لیکن اکثر وہی ایک دوسرے کے خلاف ایسے تعصب کا اظہار کرتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور سوچنے لگتا ہے کہ کیا ایسی قوم جس کے مذہبی لیڈر اور اقامت دین کے داعی اس قسم کے ہوں کبھی کسی امر میں دشمنان اسلام کے خلاف متحد ہو سکتی ہے۔

یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے قربانیاں کر رہی ہے۔ اور اس نے تمام کرۂ ارضی میں اسلامی مشن جاری کئے ہیں افریقہ۔ یورپ۔ ایشیا۔ جزائر امریکہ ہر جگہ احمدیوں نے نہ صرف مشن کھول رکھے ہیں بلکہ کئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں۔ اور مساجد تعمیر کی ہیں۔ جہاں سے پانچ وقت اذان بلند ہوتی ہے۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ شمالی اور جنوبی امریکہ۔ افریقہ کے طول و عرض میں احمدی مبلغ گھر بار چھوڑ کر تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ ایسی بات ہے جو پاکستانی مسلمانوں پر اظہر من الشمس ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے اہل علم حضرات ہی جماعت احمدیہ کے کام پر پردہ ڈالنے کی لاحاصل کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کچھ دن ہوئے ہم نے مودودی صاحب کے ماہنامہ ترجمان القرآن میں شائع شدہ ایک خط کے حوالہ سے بتایا تھا کہ احمدیوں نے نائیجیریا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کیا کام کیا ہے۔ الفضل میں بیرونی احمدیہ اسلامی مشنوں کی روئدادیں ہمیشہ چھپتی رہتی ہیں۔ جن سے احمدیوں کی کارگزاری پر روشنی پڑتی ہے۔ مگر کیا یہ افسوسناک نہیں ہے۔ کہ یہ لوگ گھر بیٹھے ہی احمدیوں کی اسلام کے لئے قربانیوں پر خاک ڈالنے کی جد و جہد کرتے رہتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کا کوئی کام کر کے دکھائیں۔ احمدیوں کے خلاف سفید جھوٹ بولنے تک سے دریغ نہیں کرتے۔

حدیث النبی

سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کا حکم

عن عبد الله رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتی یکون صدیقاً وان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار۔ وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند الله کذاباً

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا سچ بولنا نیک کاموں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور نیک کام جنت میں لے جاتا ہے۔ انسان سچ بولتے بولتے (خدا کے) ہاں سچوں میں لکھا جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ بولنا بُرے کاموں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور بُرے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ اور یقیناً انسان جھوٹ بولتے بولتے جھوٹوں میں لکھا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب)

دارالافتاء

سفر میں روزہ کی ممانعت کی وضاحت

فیصلہ مجلس افتاء مورخہ ۲۶/۲/۶۶ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۶/۳/۶۶ کو منظور فرمایا۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتوے لازم آئے گا"

حضور علیہ السلام کا یہ فیصلہ آیت قرآنی فعدۃ من ایام اخر پر مبنی ہے۔ اور احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزے رکھنے والوں کو عصاۃ قرار دیا ہے جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے۔ امام زہری نے ان احادیث کو پہلے کی قرار دیا ہے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باہر سے آنے والے احمدیوں کے لئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے۔ اس لئے وہ وہاں قیام کے دوران میں روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے۔

(۳) وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے۔ اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا تعامل اسی کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔

(۴) نفلی روزہ سفر کی حالت میں جائز ہے۔

(۵) وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو۔ جیسے ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور۔ پائیلٹ۔ سفری ایجنٹ۔ دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم میں ہوں گے۔ اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد

(مہر) خلیفۃ المسیح الثالث ۶/۳/۶۶

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ برموقع جلسہ سالانہ

(۴)

۲۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا

ووجدک ضالاً فھدیٰ

(سورۃ ضحیٰ ۱)

اب اگر مخالفینِ احمدیت کے منشاء کے مطابق اس آیت کے یہ معنے کئے جائیں کہ آپ کو گمراہ پایا اور پھر آپ کی رہنمائی کی تو ان معنوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ بلند پہ دھبہ آتا ہے اور یہ معنی واقعہ کے بھی خلاف ہیں۔ حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بچپن سے ہی اللہ تعالےٰ کی خاص حفاظت اور خاص تعلیم وتربیت میں تھے۔ اللہ تعالےٰ آپ صلعم کی ہر طرح سے ربوبیت کر رہا تھا۔ پس جو ذوالمقدرت ہستی اپنے پیارے کی پیدائش سے بھی پہلے تربیت کے سامان کر رہی تھی اس کے متعلق کیا یہ تصور بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ نعوذ باللہ اپنی تربیت کے پروگرام سے کسی وقت غافل ہو گیا اور نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گمراہی میں مبتلا ہو گئے اور راستی کے راستہ سے کچھ عرصے کے لئے بھٹک گئے اور صراطِ مستقیم سے دُور جا پڑے۔ العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ۔ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ احمدیت نے ان معنوں کو ردّ کیا اور اس کی اصل حقیقت کو پیش کیا اور بتایا کہ ضال کے معنی گمراہ کے بھی ہوتے ہیں لیکن یہاں یہ معنے مراد نہیں بلکہ ضال کے معنی سرگردان کے ہیں۔ اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ محبتِ الٰہی میں سرگردان تھے اور عشقِ الٰہی میں اپنے آپ سے کھوئے جا چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے درجاتِ محبت کی منزلِ اعلےٰ کے راستے کھولتا جاتا تھا اور آپ اس منزلِ اعلےٰ کی طرف بڑھتے چلے جاتے تھے۔ اب اس تشریح و توضیح اور بات کی اصل حقیقت کو شکم دشمنانِ احمدیت اگر یہ کہہ دیا کہ یہ تو احمدیوں کی تاویلیں ہیں تو ایسے لوگوں کا کیا علاج کیا جا سکتا ہے۔ آنحضرت صلعم کی ہتک ہو۔ قرآن کی دائمی صداقت کو ردّ کرنا پڑے۔ واقعات کے خلاف بات بنتی ہو انہیں اس سے کوئی واسطہ نہیں صرف اس بات سے واسطہ ہے کہ تاویل نہ کی جائے خواہ اس سے آنحضرت صلعم کی عزت ہی قائم ہوتی ہو۔

الغرض قرآن کریم کی متعدد آیات ہیں اور اسی طرح متعدد مسائل ہیں کہ ان کی اصل حقیقت خدا تعالےٰ کے سمجھانے سے ہی سمجھ میں آتی ہے اور وہی حقیقت دراصل قرآنِ کریم کی صحیح شان اور کلامِ الٰہی کی عظمت کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہے۔ وقت کی مناسبت سے مَیں نے صرف دو آیتیں پیش کی ہیں ورنہ سینکڑوں آیات پیش کی جا سکتی ہیں کہ جن کی تاویل کرنا علوم ومعارف کے ذریعہ ممکن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تاویل کا دروازہ احمدیوں نے نہیں کھولا بلکہ خدا تعالےٰ نے خود کھولا۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاءؑ نے کھولا۔ لیکن اگر یہ دروازہ نہ کھولا جاتا اور تاویل کے علم یعنی مسائل کی اصلیت اور ان کی حقیقت اور اصل معنوں سے اللہ تعالےٰ آگاہ نہ فرماتا تو دنیا ایک بہت بڑے علمی خزانہ سے محروم رہتی۔ اور اس محرومی کے باعث قرآن کریم کی عظمت خدا تعالےٰ کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ظاہر نہ کیا جا سکتا۔ پس تاویل تو ایک پاک علم ہے جو پاک لوگوں کو سکھایا جاتا ہے اور اس سے پاک حقیقتیں کھلتی اور معلوم ہوتی ہیں۔ علمی تحقیق کرنے والے علماء کو تو اس سے خوشی ہونی چاہیئے تھی نہ کہ اس بات کو قابلِ اعتراض سمجھ کر احمدیوں کو موردِ طعن وتشنیع بنایا جاتا۔

(۳)

انگریزوں کی تعریف کرنے کا اعتراض

پروفیسر غلام جیلانی برق اور بعض دوسرے معاندین احمدیت نے اور حال ہی میں ماہر القادری صاحب نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے انگریزوں کی تعریف کی ہے اور اُن سے تعاون کی تعلیم پیش کرکے غلامانہ ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے مخالفین تاریخی واقعات کو جان بوجھ کر ان کے پس منظر سے دُور کرکے دکھانے کے عادی ہیں۔ مسلمانوں کی جس نسل نے پنجاب کے سکھ دورِ حکومت میں آنکھ کھولی تھی اور سکھوں کے ظلم وستم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا وہ اس بات سے خوب واقف تھی کہ سکھوں نے پنجاب سے مغلیہ سلطنت کو ختم کرکے مسلمانوں کو نہ صرف سیاسی غلام بنا رکھا تھا بلکہ ان کی ثقافت اور تمدن کو بھی تباہ کر دیا تھا اور مسلمان جو صنعت وحرفت اور تجارت پر قابض اور خوشحال تھے انہیں اقتصادی طور پر برباد کر دیا تھا۔ مسلمان جاگیرداروں کی جاگیریں غصب کر لی تھیں اور اس پر اضافہ یہ کہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی بھی چھین لی تھی۔ اس زمانہ میں کسی مسلمان کو اذان دینے کی بھی اجازت نہ تھی۔ مساجد سکھوں کے اصطبل بن چکے تھے۔ مدرسے برباد اور اوقاف ویران ہو چکے تھے۔ قومی عصمت بھی سکھوں کے رحم وکرم پر تھی۔ مسلمان قوم کی بیٹیوں کی زبردستی آبرو ریزی اور بے عزتی کرنا سکھ معاشرے میں قابلِ فخر سمجھا جاتا تھا۔ مسلمان سکھوں کی انتہائی وحشت اور بربریت کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دکھ بھری کہانی کا کسی قدر ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

> "مسلمانوں کو ابھی تک وہ زمانہ نہیں بھولا جبکہ وہ سکھوں کے ہاتھوں ایک دہکتے ہوئے تنور میں مبتلا تھے اور اُن کے دستِ تعدّی سے نہ صرف مسلمانوں کی دنیا تباہ تھی بلکہ اُن کے دین کی حالت اِس سے بھی بدتر تھی۔ دینی فرائض کا ادا کرنا تو درکنار بعض اذان کے کہنے پر جان سے مارے جاتے تھے"

(اشتہار مؤرخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۰ء)

جب انگریزوں نے پنجاب میں سکھوں کو شکست دی اور ملک میں طوائف الملوکی۔ لاقانونیت اور ظلم وستم کو ختم کرکے ایک مضبوط۔ عادلانہ اور منظم حکومت قائم کر دی اور مسلمانوں کو محمڈن پرسنل لا دے کر مذہبی آزادی سے نوازا اور مذہبی تعلیم پر سے ناروا پابندیاں اٹھالیں اور مذہبی ادارے پھر سے زندہ ہونے لگے۔ اور پنجاب کے مسلمان جو ایک لمبے عرصہ سے سکھوں کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے تھے انگریز کی سلطنت میں ایک لمبے اور نہایت ہی تلخ زمانہ کے بعد آرام اور سکھ کا سانس لیا تو فطرتی طور پر انگریزی حکومت کو ایک نعمت سمجھا۔ سکھوں کے وحشیانہ دَور کے مقابلہ میں انگریزوں کی حکومت چونکہ امن وسلامتی اور مذہبی آزادی کا گہوارہ بن گئی تھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے انگریزی حکومت کی ایسی مذہبی آزادی عدل گستری اور ملک میں امن قائم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے تعریف فرمائی اور لکھا:۔

> "گورنمنٹ نے ہر ایک قوم کو اپنے مذہب کی اشاعت کی آزادی دے رکھی ہے اِس لئے ہر طرح لوگوں کو ہر ایک مذہب کے اصول اور دلائل پرکھنے اور ان پر غور کرنے کا موقع مل گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بار بار اپنی تصنیفات میں اور اپنی تقریروں میں گورنمنٹ انگلشیہ کے احسان کا ذکر کرتے ہیں"

(روئیداد جلسہ دعا)

مسلمان علماء اور انگریزی حکومت

حضرت مرزا صاحبؑ نے ہی نہیں بلکہ اُس دَور کے باقی مسلمانوں کا بھی انگریزوں کے متعلق یہی رویہ تھا اور کوئی ایک بھی مسلمان سکھوں کی تائید میں نہ تھا۔ جماعتِ احمدیہ کے معترضین اور جملہ مخالفین کو ہمارا چیلنج ہے کہ اُس دَور کے کسی مسلمان لیڈر کے متعلق بتائیں کہ اس نے انگریزوں کے مقابل پر سکھوں کی تعریف کی ہو۔ مگر یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اُس دَور کے مسلمان نے انگریز کی حکومت قائم ہو جانے پر ملک میں امن بحال ہو جانے پر اور مذہبی آزادی کے حاصل ہو جانے پر اللہ تعالےٰ کا بے انتہا شکر کیا اور انگریز کی حکومت کو ایک نعمتِ عظمےٰ گردانا اور جو رائے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے انگریزی حکومت کے متعلق ظاہر کی وہی اس وقت کے مسلمان لیڈروں اور مسلمانوں کے مسلّمہ مذہبی علماء نے پیش کی۔ چنانچہ بعض مشہور ومعروف غیر احمدی علماء اور لیڈروں کی آراء آپ سنیں:۔

(۱) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو فرقہ اہل حدیث کے نامور عالم اور مسلمہ سرگروہ تھے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں لکھا:۔

> "سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امنِ عامہ اور حسنِ انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص کر گروہ اہل حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن وآزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم، ایران۔ خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے"

(۲) پھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا:۔

"اس زمانہ امن وآزادی عامہ

حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلِ حدیث ہند اس سلطنت کو ازبس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں اور جہاں کہیں وہ رہیں اور جائیں (عرب میں خواہ روم میں اور کہیں) کسی اور ریاست کا محکوم رعایا ہونا نہیں چاہتے"۔
(اشاعۃ السنۃ ع۱۰ جلد ۶ صفحہ ۲۹۲-۲۹۳)

(۳) مولوی محمد حسین صاحب رئیس اہل حدیث نے جلسہ جبلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع جبلی پر اہل حدیث نے کہا وہ امور ذیل ہیں:۔
۱۔ ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا۔ اور تعظیمی الفاظ سے اس کو یاد کرنا۔
۲۔ ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی میں مسلمانوں کو کھانا کھلانا۔
۳۔ برٹش سلطنت کی اطاعت و عقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا۔
۴۔ اِس سلطنت کی برکات و احسانات (امن و آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا اور اس پر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا اور شکر گزار ہونا۔
۵۔ ملکہ معظمہ اور اس کی سلطنت کے لئے دعائے سلامت و حفاظت و برکت کرنا وعلیٰ ہذا القیاس۔ ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہیں ہے جس کے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو۔
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ ع۸ صفحہ ۲۲۹)

(۴) سلطنتِ برطانیہ کے لئے دعا ضروری ہے۔

"اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لیں اور یہ خیال کریں کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکاتِ امن۔ آزادی مذہبی و اسبابِ ترقی کی نظر سے جن سے ہمارے دین و دنیا کو مدد پہنچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعاء برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ دعا درحقیقت اپنے ہی مذہب و حسن معاشرت کے لئے ہے جس کی ضرورت میں کسی کو شک نہیں"۔
(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ ع۸ صفحہ ۲۴۴)

(۵) مولانا ظفر علی خاں صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور نے لکھا:۔

"زمیندار اور اس کے ناظرین اور تمام وہ لوگ جو زمیندار لٹریری کے حلقۂ اثر میں داخل ہیں گورنمنٹ برطانیہ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایاتِ شاہانہ و الطاف خسروانہ کو اپنی ارادت اور قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہوئے اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے عام مسلمانوں کی ہے"۔
(زمیندار ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

(۶) پھر مولانا نے لکھا:۔

"خدایا۔ یہ بے شک اسلامی حکومت ہے۔ اس حکومت کا سایہ ہمارے سروں پر ابدالآباد تک قائم رکھ۔ خدا ہمارے شہنشاہ جارج خامس قیصر ہند کے آناد عمر و اقبال سے ہمیں مستفیض ہونے کا موقع دے"۔
(زمیندار ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

(۷) ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہِ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے۔ ہم انگریزوں کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار ہیں زبانی نہیں بلکہ جب وقت آئے گا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیں گے"۔
(زمیندار یکم نومبر ۱۹۱۱ء)

(۸) شیعہ مجتہد علی الحائری صاحب نے شیعوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیرِ سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ فی الواقع بادشاہِ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل و انصاف کی شکرگزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ اس میں بھی حضور پیغمبرِ اسلام علیہ و آلہ السلام کی تاسی مسلمانوں کو لازم ہے کہ آپؐ نے بھی نوشیروانِ عادل کے عہدِ سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حضورؐ کی تاسی میں مسلمان اس مبارک۔ مہربان۔ منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعا گوئی اور ثنا جوئی کریں اور اس کے احسانوں کے شکرگزار رہیں۔ غور کرو کہ تم اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے کیونکر بے خوف و خطر پوری آزادی کے ساتھ آج سرِ میدان تقریریں اور وعظ کر رہے ہو۔ اور کس طرح ریل۔ ڈاک۔ تار اور دیگر ہر قسم کے سامان جس سے تبلیغ کی مشکلات میں بہت کچھ آسانیاں حاصل ہوئیں اس مبارک اور مسعود عہد میں ہمیں میسر آئے ہیں جو پہلے کبھی کسی حکومت میں موجود نہ تھے۔ اسی ہندوستان میں گزشتہ غیر مسلم سلطنتوں کے عہد میں یہ حالت تھی کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اذان تک نہیں کہہ سکتے تھے اور باتوں کا تو ذکر ہی کیا ہے اور حلال چیزوں کے کھانے سے روکا جاتا تھا۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات نہ ہوتی تھی مگر ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ آج ہم ہندوستان میں ایسی مبارک مہربان سلطنت کے تحت عدالت و انصاف ہیں کہ وہ ان تمام عیوب اور خود غرضیوں سے پاک ہے جس کو مذاہب کے اختلاف سے کوئی بھی اعتراض نہیں ہے اور جس کا قانون ہے کہ سب مذاہب آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی فرائض کو ادا کریں۔ لہٰذا اس سلطنت (برطانیہ عظمیٰ) کے وجود و بقا اور قیام و دوام کے لئے تمام احباب دعا کریں اور اس کے ایثار کا جو وہ اہلِ اسلام اور خاص کر شیعوں کی تربیت میں بے دریغ مرعی رکھتی ہے ہمیشہ صدقِ دل سے شکرگزار ہوں اور اس کے ساتھ دل سے وفادار رہنا اپنا شعار بنا لیں اور ان کے خلاف جلسوں اور مظاہروں میں شریک اور معین ہونے سے قطعاً احتراز کریں"۔
(موعظہ تعبیر صفحہ ۴۳-۴۷، ۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء)

(۹) پھر یہی شیعہ مجتہد علی الحائری صاحب فرماتے ہیں:۔

"ہم کو ایسی سلطنت کے زیرِ سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے کہ جس کی حکومت میں انصاف پسندی اور مذہبی آزادی قانون قرار پا چکی ہے جس کی نظیر اور مثال دنیا کی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں صمیمِ قلب سے برٹش گورنمنٹ کا احسان مند اور شکرگزار رہنا چاہیئے"۔
(موعظہ تحریف قرآن بابت اپریل ۱۹۲۳ صفحہ ۶۷-۶۸)

(۱۰) انجمن حمایتِ اسلام لاہور نے اعلان کیا:۔

"جو جو سختیاں ہند پر پہلے عہدوں میں اور خاص کر مسلمانانِ پنجاب پر سکوں کے زمانہ میں ہوئیں ان کے ابھی تک ہمارے بزرگ جو اس وقت موجود تھے گواہ ہیں۔ مسلمانوں کو چین سے بیٹھنا رہنا تو درکنار نماز تک پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ جہاں کسی مسلمان نے اذان دی سکھوں کا جھگڑا ہو گیا اور پکڑ کر بیچارے مسلمانوں کے تکے توڑے۔ بوٹیاں اڑا دیں۔ چمڑا ادھیڑ دیا۔ غرضیکہ ایسے ایسے عذاب مسلمانوں کو پہنچتے تھے جن کے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہزار ہزار شکر ہے خدا کی جناب کا کہ اس نے ہم ضعیف الخلقت لوگوں کو جنہیں تھوڑا بہت ایمان ہے تو بھی کافروں کی طرح زندگی بسر کرنی پڑتی تھی۔ ان سختیوں سے رہا کر کے ایسی عادل اور منصف حکومت کے ماتحت کر دیا ہے کہ جسے خود ہماری ترقی کا ہر وقت خیال رہتا ہے اور باوجود مختلف المذاہب ہونے کے ہمیں ہر طرح کی آزادی دے رکھی ہے۔ سرکار کے جو جو احسان ہم مسلمانوں پر اور عام رعایا پر ہیں ان کی تحریر کے واسطے تو ایک دفتر بھی کافی نہیں۔ جدھر نظر ڈالو امن اور آسائش۔ خیالات کی آزادی۔ لوگ چین سے زندگی بسر کرتے ہیں اور اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ ان عنایاتِ گورنمنٹ کے عوض میں ہمارا فرض ہے کہ ہم گورنمنٹ کے ہمیشہ وفادار رعایا بنے رہیں۔ اور مسلمانوں کو دوہرا فائدہ ہے رعایا ہونے کا حق اور ثواب کا ثواب۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیں تعلیم دی ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ خدا ایسی سلطنت کو مدت ہمارے سر پر قائم رکھے جس کے سایۂ عاطفت میں اتنا آرام پایا اور ہمیشہ ہم کو اس کا تابعدار رکھے"
(رپورٹ انجمن حمایتِ اسلام ۱۹۰۳ء)

(۱۱) ندوۃ العلماء کے ترجمان الندوہ کے تین اقتباس سنیں:۔

(الف) "اس دار العلوم کا اصل مقصد روشن خیال علماء کا پیدا کرنا ہے اور اس قسم کے علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکات سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں"۔
(الندوہ جلد ۵ جولائی ۱۹۰۸ء)

(ب) "مذہبی رواداری حکومتِ انگریز کا خاصہ ہے ان پیدا ہونے والے علماء کے ذریعہ سے وہ (مسلمان) حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری میں زیادہ ہو جائیں گے"۔
(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۷)

(ج) "حکومت انگریزی کی پنجاہ سالہ جوبلی کی خوشی میں دار العلوم ندوہ میں ایک دن کی تعطیل کی گئی اور جناب گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں ندوہ کی طرف سے مبارکباد کا تار بھیجا گیا"۔

(الندوہ نومبر ۱۹۰۸ء)

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار روزنامہ "الفضل" ربوہ خود خرید کر پڑھے۔

اسلام میں اختلافات کا آغاز

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(قسط نمبر ۲ سلسلہ کے لئے دیکھیں ۲ مارچ ص۵)

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ نہایت نیک اور متقی صحابی تھے۔ جب سے ایمان لائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے گئے اور ایک لمبا عرصہ صحبت میں رہے۔ جیسا کہ ہر ایک شخص کا مذاق جداگانہ ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان نصائح کو سن کر کہ دنیا سے مومن کو علیحدہ رہنا چاہیئے یہ اپنے مذاق کے مطابق مال جمع کرنے کو ناجائز سمجھتے تھے اور دولت سے نفرت کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی سمجھاتے تھے کہ مال نہیں جمع کرنا چاہیئے۔ جو کچھ کسی کے پاس ہو اُسے غرباء میں بانٹ دینا چاہیئے۔ مگر یہ عادت ان کی ہمیشہ سے تھی۔ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانے سے بھی جبکہ مسلمانوں میں دولت آئی وہ ایسے ہی کرتے تھے۔ ابن سوداء جب شام سے گذرا تھا۔ اس نے ان کی طبیعت میں دولت کے خلاف خاص جوش دیکھ کر یہ معلوم کر کے یہ چاہتے ہیں کہ غرباء میں امراء اپنے اموال تقسیم کر دیں۔ شام میں سے گذرتے ہوئے جہاں کہ اس وقت حضرت ابوذرؓ مقیم تھے ان سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ دیکھئے کیا غضب ہو رہا ہے۔ معاویہ بیت المال کے اموال کو اللہ تعالیٰ کا مال کہتا تھا۔ حالانکہ بیت المال کے اموال کی کیا شرط ہے۔ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے پھر وہ خاص طور پر اس مال کو مال اللہ کیوں کہتا ہے۔ صرف اس لئے کہ مسلمانوں کا حق جو اس مال میں ہے اس کو ضائع کرنے ہیں اور ان کا نام بیچ میں سے اڑا کر آپ وہ مال کھا جاوے۔ حضرت ابوذرؓ تو آگے ہی اس تلقین میں لگے رہتے تھے کہ امراء کو چاہیئے کہ سب مال غرباء میں تقسیم کر دیں کیونکہ مومن کے لئے آرام کی جگہ اگلا جہان ہی ہے اور اس شخص کی شرارت اور نیت سے آپ کو بالکل واقفیت نہ تھی بس آپ اس کے دھوکہ میں آگئے اور خیال کیا کہ واقعہ میں بیت المال کے اموال کو مال اللہ کہنا درست نہیں اس میں اموال کے غصب ہو جانے کا خطرہ ہے ابن سوداء نے اس طرح حضرت معاویہ سے اس امر کا بدلہ لیا کہ کیوں انہوں نے اس کے لئے شام میں کوئی ٹھکانا نہیں بننے دیا حضرت ابوذرؓ معاویہ کے پاس پہنچے اور ان کو سمجھایا کہ آپ مسلمانوں کے مال کو مال اللہ کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اے ابوذرؓ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے کیا ہم سب اللہ کے بندے نہیں یہ مال اللہ کا مال نہیں اور سب مخلوق اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں اور حکم خدا کے ہاتھ میں نہیں یعنی جبکہ بندے بھی خدا کے ہیں اور حکم بھی اسی کا جاری ہے تو پھر ان اموال کو اموال اللہ کہنے سے لوگوں کے حق کیونکر ضائع ہو جاویں گے جو خدا تعالیٰ نے حقوق مقرر کئے ہیں وہ اسکے فرمان کے مطابق اس کی مخلوق کو ملیں گے یہ جواب ایسا لطیف تھا کہ حضرت ابوذرؓ اس کا جواب تو بالکل نہ دے سکے مگر چونکہ اس معاملہ میں ان کو خاص جوش تھا اور ابن سوداء ایک شک آپ کے دل میں ڈال گیا تھا اسلئے آپ نے احتیاطاً حضرت معاویہ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ اس لفظ کا استعمال ترک کر دیں انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ تو ہرگز نہیں کہنے کا کہ یہ اموال اللہ نہیں ہاں آئندہ اسکو اموال المسلمین کہا کروں گا۔ ابن سوداء نے جب یہ حربہ کسی قدر کارگر دیکھا تو اور صحابہ کے پاس پہنچا اور ان کو اکسانا چاہا مگر وہ حضرت ابوذر کی طرح گوشہ گزیں نہ تھے اس شخص کی شرارتوں سے واقف تھے ابودرداء نے اس کی بات سنتے ہی کہا تو کون ہے جو ایسی فتنہ انگیز بات کہتا ہے خدا کی قسم تو یہودی ہے ان سے مایوس ہو کر وہ انصار کے سردار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مقرب عبادہ ابن صامت کے پاس پہنچا اور ان سے کچھ فتنہ انگیز باتیں کیں انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور حضرت معاویہ کے پاس لے گئے اور کہا کہ یہ شخص ہے جس نے ابوذر غفاری کو آپ کے پاس بھیجا تھا شام میں اپنا کام نہ بنتا دیکھ کر ابن السوداء تو مصر کی طرف چلا گیا اور ادھر حضرت ابوذرؓ کے دل میں اس کی باتوں سے ایک نیا جوش پیدا ہو گیا اور آپ نے آگے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ مسلمانوں کو نصیحت شروع کر دی کہ سب اپنے اپنے اموال لوگوں میں تقسیم کر دیں حضرت ابوذرؓ کا یہ کہنا درست نہ تھا کہ کسی کو مال جمع نہ کرنا چاہیئے کیونکہ صحابہؓ مال جمع نہیں کیا کرتے تھے بلکہ ہمیشہ اپنے اموال خدا کی راہ میں تقسیم کرتے رہتے تھے ہاں بیشک مالدار تھے اور اسکو مال جمع کرنا نہیں کہتے مال جمع کرنا اس کا نام ہے کہ اس مال سے غرباء کی پرورش نہ کرے اور صدقہ و خیرات نہ کرے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی آپ کے صحابہ میں سے بعض مالدار تھے اگر مالدار نہ ہوتے تو غزوہ تبوک کے وقت دس ہزار سپاہیوں کا سامان سفر حضرت عثمانؓ کس طرح ادا کرتے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کچھ نہ کہتے تھے بلکہ ان میں سے بعض آدمی آپ کے مقرب بھی تھے۔ غرض مالدار ہونا کوئی جرم نہ تھا بلکہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس مسئلہ میں غلطی لگی ہوئی تھی مگر جو کچھ بھی تھا حضرت ابوذر اپنے خیال پر پختہ تھے مگر ساتھ ہی یہ بات بھی تھی کہ وہ اپنے خیال کے مطابق نصیحت تو کرتے مگر قانون کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہ لیتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام آپ کے زیر نظر رہتے لیکن جن لوگوں میں بیٹھ کر وہ یہ باتیں کرتے تھے وہ اس تقوے اور طہارت سے ناآشنا تھے اور ان کی باتوں کا اور مطلب سمجھتے تھے۔ چنانچہ ان باتوں کا آخر یہ نتیجہ نکلا کہ بعض غرباء نے امراء پر دست تعدی دراز کرنا شروع کیا۔ اور ان سے جبراً اپنے حقوق وصول کرنے چاہے انہوں نے حضرت معاویہ سے شکایت کی جنہوں نے آگے حضرت عثمان کے پاس معاملہ پیش کیا آپ نے حکم بھیجا کہ ابوذرؓ کو اکرام و احترام کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ کر دیا جاوے اس حکم کے ماتحت حضرت ابوذرؓ مدینہ تشریف لائے حضرت عثمان نے آپ سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے کہ اہل شام آپ کے خلاف شکایت کرتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ میرا ان سے یہ اختلاف ہے کہ ایک تو مال اللہ نہ کہا جائے دوسرے یہ کہ امراء مال نہ جمع کریں حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ ابوذرؓ جو ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مجھ پر ڈالی ہے اس کا ادا کرنا میرا ہی کام ہے اور یہ میرا فرض ہے کہ جو حقوق رعیت پر ہیں ان سے وصول کروں اور یہ کہ ان کو خدمت دین اور میانہ روی کی تعلیم دوں۔ مگر میرا یہ کام نہیں کہ ان کو ترک دنیا پر مجبور کروں۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں کہیں چلا جاؤں کیونکہ مدینہ اب میرے مناسب حال نہیں۔ حضرت عثمان نے کہا کہ کیا آپ اس گھر کو چھوڑ کر اس گھر سے بدتر گھر کو اختیار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مدینہ کی آبادی سلع تک پھیل جاوے تو تم مدینہ میں نہ رہنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ آپ رسول خدا صلعم کا حکم بجا لاویں اور کچھ اونٹ اور دو غلام دیکر مدینہ سے رخصت کیا اور تاکید کی کہ مدینہ سے کلی طور پر قطع تعلق نہ کریں بلکہ وہاں آتے جاتے رہیں۔ جس ہدایت پر ابوذرؓ ہمیشہ عمل کرتے رہے یہ جو تھا فتنہ تھا جو پیدا ہوا اور گو اس میں حضرت ابوذرؓ کو ہتھیار بنایا گیا تھا مگر درحقیقت نہ حضرت ابوذرؓ کے خیالات وہ تھے جو مفسدوں نے اختیار کئے اور نہ ان کو ان لوگوں کی شرارتوں کا علم تھا۔ حضرت ابوذرؓ تو باوجود اختلاف کے کبھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے پر آمادہ نہ ہوئے اور حکومت کی اطاعت اس طرح کرتے رہے کہ باوجود اسکے کہ ان کے خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو فتنہ اور تکلیف سے بچانے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک خاص وقت پر مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا تھا انہوں نے بغیر حضرت عثمانؓ کی اجازت کے اس حکم پر عمل کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا اور پھر جب وہ مدینہ سے نکلکر ربذہ میں جا کر مقیم ہوئے اور وہاں کے محصل نے ان کو نماز کا امام بننے کے لئے کہا تو انہوں نے اس سے اس بناء پر انکار کیا کہ تم یہاں کے حاکم ہو اسلئے تم ہی کو امام بننا سزاوار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اطاعت احکام سے ان کو کوئی انحراف نہ تھا اور نہ انکار کی کو وہ جائز سمجھتے تھے۔

حضرت ابوذرؓ کی سادگی کا اس امر سے خوب پتہ چلتا ہے کہ جبکہ ابن السوداء کے دھوکہ دینے سے وہ معاویہ سے جھگڑتے تھے کہ بیت المال کے اموال کو مال اللہ نہیں کہنا چاہیئے اور حضرت عثمانؓ کے پاس بھی یہی شکایت لائے تھے وہ اپنی بول چال میں اس لفظ کو برابر استعمال کرتے تھے چنانچہ اس فساد کے بعد جبکہ وہ ربذہ میں تھے ایک دفعہ ایک قافلہ وہاں اترا اس قافلہ کے لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ آپکے ساتھیوں کو ہم نے دیکھا ہے وہ بڑے بڑے مالدار ہیں مگر آپ غربت کی حالت میں ہیں انہوں نے ان کو یہ جواب دیا کہ انھم لیس لھم فی مال اللہ حق الا ولی مثلہ یعنی ان کا مال اللہ یعنی بیت المال کے اموال میں کوئی ایسا حق نہیں جو مجھے حاصل نہ ہو اسی طرح انہوں نے وہاں کے حبشی حاکم کو بھی رقیق من مال اللہ (مال اللہ کا ایک غلام) کے نام سے یاد کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بھی یہ لفظ استعمال کرتے تھے اور باوجود اس لفظ کی مخالفت کرنے کے بے تحاشا اس لفظ کا آپ کی زبان پر جاری ہو جانا اس امر کی شہادت ہے کہ یہ محاورہ ایک عام محاورہ تھا مگر ابن السوداء کے دھوکہ دینے سے آپ کے ذہن سے یہ بات نکل گئی۔ م

م یہ فتنہ جسے بولشوزم کا فتنہ کہنا چاہیئے حضرت معاویہ کی حسن تدبیر سے شام میں تو چلنے نہ پایا مگر مختلف صورتوں میں یہ خیال اور جگہوں پر اشاعت پاکر ابن السوداء کے کام میں ممد ہو گیا۔ (باقی)

۲۹ رمضان المبارک سے قبل سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے احباب

احباب جماعت خوشاب

نمبر	نام	روپے	پیسے
۱	حافظ عبدالکریم صاحب	۱۱	۰۰
۲	مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالکریم صاحب	۱۱	۰۰
۳	حامدہ بیگم صاحبہ دختر حافظ عبدالکریم صاحب	۱۵۰	۰۰
۴	امۃ النصیر صاحبہ " " "	۱۵	۰۰
۵	مکرم خان عبدالرشید صاحب	۳۲	۰۰
۶	مکرمہ اہلیہ خان عبدالرشید صاحب	۱۰	۵۰
۷	بچگان " " "	۱۰	۵۰
۸	مکرم عبدالغفار خان صاحب	۳۲	۰۰
۹	مکرم خان عبدالرحیم صاحب	۱۳	۰۰
۱۰	مکرم خان ظفر اقبال "	۲۰	۰۰
۱۱	مکرمہ محمد بیگم صاحبہ اہلیہ خان عبدالرحیم صاحب	۱۰	۵۰
۱۲	بچگان " " " "	۵	۲۵
۱۳	خان انوارالحق صاحب	۱۰	۵۰
۱۴	ملک عزیز احمد صاحب	۱۰	۰۰

(وکیل المال تحریک جدید)

دفتر سوم کی کامیابی ایک باقاعدہ مہم چاہتی ہے

تحریک جدید کے دفتر سوم کا اب دوسرا سال گذر رہا ہے۔ اپریل ۶۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے دفتر کا اجراء فرمایا تھا اور اس دفتر کو بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک سے منسوب کرنے کے لئے حضور نے اس کی تاریخ اجراء یکم نومبر ۶۵ء مقرر فرمائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا

"جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے"

دفتر سوم میں وعدے بڑے قلیل آرہے ہیں۔ جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ جماعتوں کی طرف سے اسے کامیاب کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ مہم نہیں چلائی گئی۔ امید ہے امراء و صدران کرام اپنے اپنے حلقہ میں دفتر سوم کا محاسبہ فرما کر ہر رخنہ کو دور کرنے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بیرنگ خطوط کے ناواجب خرچ سے سلسلہ کو بچایا جائے

ڈاک خانہ کے قواعد سے لاعلمی کے نتیجہ میں آئے دن مرکز میں بیرنگ خط موصول ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ پر ایک ناواجب بوجھ ہے۔ مرکز میں خطوط بھجوانے والے دوستوں کو چاہیئے کہ خطوط سپرد ڈاک کرنے سے پہلے یہ تسلی کر لیا کریں کہ اس پر مطلوبہ قیمت کے ٹکٹ چسپاں ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ۲۴ فروری ۶۶ء بروز جمعۃ المبارک دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "محمد احمد" تجویز ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نومولود کی صحت والی بابرکت زندگی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ساہیوال)

نظارت تعلیم کے اعلانات

فوج میں باقاعدہ کمیشن کے لئے درخواست ۳۱ مارچ ۶۶ء تک۔ پتہ ذیل پر جی۔ ایچ۔ کیو۔ اے بی برانچ۔ پی۔ اے ڈائریکٹریٹ۔ پی۔ اے (ڈی) راولپنڈی۔

ٹریڈ	قابلیت	عمر ۳۱ مارچ ۶۶ء کو
۱۔ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ	الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری	۲۰ تا ۲۶ سال
۲۔ سگنلز	ایم۔ ایس سی۔ فزکس	۲۰ تا ۲۴ سال
۳۔ آرمی ایجوکیشن کارپس	ایم اے۔ ایم۔ ایس سی سیکنڈ ڈویژن۔ یا بی اے۔ بی۔ ایس سی آنرز ہو کے یا یو ایس اے یونیورسٹی سے۔	۲۰ تا ۲۸ سال

ذیل میں سے کسی مضمون میں جغرافیہ۔ فزکس۔ ریاضی۔ نیز ٹیچرز ٹریننگ ڈگری بی۔ ٹی یا ایل۔ ٹی یا بی۔ ایڈ یا ایم ایڈ کو ترجیح دی جائے گی۔

۶ ماہ کی کامیاب ٹریننگ کے بعد کمیشن بطور سیکنڈ لفٹنٹ۔ مجوزہ فارم ذیل کے مقامات: مغربی پاکستان۔ ریکروٹنگ دفتر۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ حیدر آباد۔ کراچی ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ بہاولپور۔ کراچی کوئٹہ۔ کوہاٹ۔ سرگودھا۔ مشرقی پاکستان۔ ریکروٹنگ آفس۔ ڈھاکہ۔ کومیلہ۔ رنگپور اسٹیشن ہیڈکوارٹرز۔ کومیلہ۔ چٹاگانگ۔ جیسور (پ۔ ٹ ۶۶/۱۶۳)

محکمہ جنگلات میں ٹریننگ کے سلسلہ میں وظائف

ویسٹ پاکستان فارسٹ سکول گھوڑا گلی کے کورس کے سلسلہ میں امتحان مقابلہ چیف کنزرویٹو فارسٹ لاہور ریجن لاہور کے دفتر ۱۔ ڈیوینڈ روڈ لاہور میں ۳ اپریل ۶۶ء کو ۸½ بجے ہوگا۔ شرائط۔ امیدوار لاہور ڈویژن۔ سرگودھا ڈویژن اور ضلع گجرات کا باشندہ ہو۔ قابلیت۔ کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱۷ تا ۲۴ سال ۱۶ اپریل ۶۶ء کو۔ امیدواران۔ میٹرک کا سرٹیفکیٹ۔ ڈومیسائل کا ڈپٹی کمشنر سے سرٹیفکیٹ مجوزہ فارم پر نیز ایمپلائمنٹ ایکسچینج کارڈ ۳ اپریل ۶۶ء کو ہمراہ لائیں۔ (پ۔ ٹ ۶۶-۳-۲۰)

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے نانا جان اور نانی جان مختلف عوارض میں مبتلا رہتے ہیں نانا جان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ میں سے ہیں قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ میں رہتے ہیں احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز ہم سب بہن بھائی امسال امتحان دے رہے ہیں احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (فواد محمود خان دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ محترمہ صادقہ رمضانی صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین) (ثریا کوثر جامعہ نصرت ربوہ)

۳۔ میں امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہی ہوں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ میری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار زاہدہ پروین ملک پشاور یونیورسٹی پشاور)

۴۔ میں ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے دعا کی محتاج ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مشکل آسان فرمائے اور میرا حافظ و ناصر ہو (امۃ الباسط منظور دلاہور)

۵۔ خاکسار کی لڑکی عزیزہ امۃ الرشید عرصہ ۷ سال سے دماغی مرض سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ (صوفی عبدالحکیم کراچی ۲)

۶۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالمنان نائک آسنور کشمیر کی اہلیہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ عزیزہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (حبیب اللہ نائک کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

ہر قسم کے دیدہ زیب رنگوں میں ملبوسات موسمی کلاتھ ہاؤس ربوہ سے خرید فرمائیں

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر معہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹریان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۳۷: میں محمد امین ولد صدر الدین قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ناصر آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے زرعی اراضی ۱۶ کیلہ (ایکڑ) واقع ناصر آباد ضلع تھرپارکر جس کی موجودہ مالیت آٹھ ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۵۰-۳ روپے)

العبد: محمد امین ولد صدر الدین۔ ناصر آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)

گواہ شد: نذیر احمد موصی ۱۳۹۳۸ صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر

گواہ شد: محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۶۳۸: میں نذیر احمد ولد علم دین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن خلیل آباد۔ ڈاکخانہ محمود آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۱۲-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول ۲/- روپے)

العبد: نذیر احمد بقلم خود ولد علم دین خلیل آباد ڈاکخانہ محمود آباد سندھ

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا خلیل آباد

گواہ شد: محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۱۸۶۳۹: میں محمد حنیف ولد غلام محمد صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری۔ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۱-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۶۳ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(شرط اول ایک روپیہ)

العبد: محمد حنیف سندھ جننگ فیکٹری کنری

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا کنری

گواہ شد: محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری ضلع تھرپارکر (سندھ)

مسل نمبر ۱۸۶۴۰: میں سیدہ نصرت جہاں بنت حکیم سید عبد الہادی قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مقیم ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے میرے بھائی کی طرف سے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات کے بعد جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

(شرط اول ۵۰ پیسے)

دستخط موصیہ: سیدہ نصرت جہاں

گواہ شد: حکیم سید عبد الہادی والد موصیہ

گواہ شد: عبد الرحیم احمد وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۸۶۴۱: میں رشید اختر زوجہ چوہدری محمد اختر نواز قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۹-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ گلوبند طلائی وزن ۴ تولے

۲۔ نکہ طلائی وزنی ایک تولہ

۳۔ کانٹے طلائی وزن ۳ تولے (دو جوڑی)

۴۔ کڑے طلائی وزنی ۴ تولے

۵۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ایک تولہ

کل وزن زیور طلائی ۱۳ تولہ اندازاً قیمت مبلغ ۱۹۲۵/- روپے۔ علاوہ ازیں حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میری کل جائداد مالیتی ۶۲۵/- ۳ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ مذکورہ جائداد مالیتی ۳۶۲۵/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں میری اس کے علاوہ کوئی آمد نہیں ہے اگر کبھی آمدنی ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ فی الحال میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ سمجھی جائے۔

(شرط اول تین روپے پچاس پیسے)

الامۃ: رشید اختر اہلیہ چوہدری محمد اختر نواز

گواہ شد: سلطان محمود احمد مربی سلسلہ احمدیہ منڈی بہاؤالدین۔ ضلع گجرات۔

گواہ شد: محمد اختر نواز خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۴۲: میں امۃ الرفیق زوجہ محمد الیاس قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۱-۶۶ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ پانچ سو روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔ طلائی کانٹے وزنی ۱½ تولے طلائی جگنی کانٹے وزنی ۱½ تولہ انگوٹھیاں ۴ عدد دو تولہ۔ کل وزن ۵ تولے کل مالیت ۶۲۵/- روپے۔

۳۔ سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ مالیتی سو دو سو روپے

۴۔ ایک مکان پختہ و خام واقع کنری جننگ فیکٹری وارڈ۔ موجودہ قیمت اندازاً ۳۰۰۰/- روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول ۵۰-۳ روپے)

الامۃ: امۃ الرفیق زوجہ محمد الیاس کنری ضلع تھرپارکر۔ (سندھ)

گواہ شد: محمد الیاس خان گھڑی ساز کنری ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال کنری ضلع تھرپارکر۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں

خلیفۂ وقت کی آواز پر بھی لبیک کہنا اور جمع ہونا ضروری ہے

اس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ النور کی آیت لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (آیت ۶۴) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"امام کی آواز کے مقابلہ میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالےٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو۔ اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو۔ کیونکہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالےٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ ہمارے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایسا ہی کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آواز دینے پر فوراً نماز توڑ دی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور مکرم چوہدری حسین صاحب اور میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی آیت پڑھ کر انہیں جواب دیا تھا۔ بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت ہے۔ . . . . .

اللہ تعالےٰ مومنوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مومنو! اگر کبھی خدا تعالےٰ کا رسول تمہیں بلائے تو اس کے بلانے کو دوسروں کے بلانے جیسا مت سمجھو بلکہ فوراً اس کی آواز پر لبیک کہا کرو۔ گویا بتایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دو الگ الگ حیثیتیں ہیں۔ ایک افسر دنیوی ہونے کی اور ایک نبی ہونے کی۔ دنیوی رئیس ہونے کے لحاظ سے بھی رسول کے احکام کو ماننا ضروری ہے مگر رئیس دینی ہونے کے لحاظ سے تو اس کی آواز پر لبیک کہنا اور بھی مقدم ہے۔ یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفۂ رسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اور اس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس کی مجلس سے بھی چپکے سے نکل جانا بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر)

-٭-

فضل عمر فاؤنڈیشن کے کام کے متعلق کارگزاری کی رپورٹیں بھجوائی جائیں

جملہ سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن سے درخواست ہے کہ وہ براہ مہربانی ۳۰ مارچ ۱۹۶۷ء تک اپنی اپنی جماعتوں کی اب تک کی کارگزاری کی رپورٹیں ارسال فرمادیں۔ جن جماعتوں میں ابھی تک اس شعبہ کے لئے سیکرٹری مقرر نہیں ہوئے ان کے صدر صاحبان یا امراء مقامی اس طرف توجہ فرمادیں۔ اور فاؤنڈیشن کے کام کی اب تک کی رپورٹ بھجوائیں۔ یہ رپورٹیں ۳۰ مارچ ۱۹۶۷ء تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس رپورٹ میں بتایا جائے کہ جماعت میں کل افراد کتنے ہیں۔ کتنوں نے وعدہ پیش کیا۔ کل وعدہ کیا ہے۔ اب تک کتنی رقم وصول ہو چکی ہے اور اس بات کی خاص کوشش کی جائے کہ کم از کم تہائی وعدہ کی وصولی ہو جائے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

لائلپور ۱۴ مارچ۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ کاشتکاروں کو مناسب معاوضہ دلانے کے لئے حکومت اناج کی قیمتوں کو معقول سطح پر برقرار رکھے گی۔ اس لئے کاشتکاروں کو اب زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے انہیں کاشت کے پرانے طریقوں کو ترک کرکے ان کے بجائے جدید طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔

● لائلپور ۱۴ مارچ: صدر ایوب نے مسلم لیگی کارکنوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو خبردار کیا ہے کہ وہ ملک میں سیاسی ابتری پھیلانے والوں سے ہوشیار رہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے مخصوص عزائم کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کے قومی اتحاد اور ترقی کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ صدر ایوب آج یہاں ایوب زرعی تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ میں مسلم لیگی کارکنوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کے مشترکہ جلسے سے خطاب کر رہے تھے۔

● لائلپور ۱۴ مارچ۔ کل صدر ایوب نے مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی کے نو کیمپس کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں یونیورسٹی کی ایک تقریب میں گورنر موسیٰ نے یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے صدر ایوب کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری دی۔ صدر ایوب شام کو بذریعہ طیارہ راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

● جکارتہ ۱۴ مارچ۔ مغربی ایریان میں جہاں صدر سوکارنو کے حامی قبائلیوں نے پچھلے دنوں بغاوت کر دی تھی۔ انڈونیشی فضائیہ کی بمباری سے ایک ہزار قبائلی ہلاک ہو چکے ہیں۔ مغربی ایریان کی کانگریس کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ قبائلیوں نے دو سرداروں کی قیادت میں بغاوت کی تھی۔ لیکن اسے کچل دیا گیا۔ کل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ فوج نے کمیونسٹوں کے ایک ممتاز رہنما سام کو گرفتار کیا ہے جس کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس نے ۱۹۶۵ء میں کمیونسٹوں کی بغاوت کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ دریں اثنا جکارتہ کی اہم سڑکوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔ صدارتی محل جانے والی سڑک پر بھی فوج کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

● نئی دہلی ۱۴ مارچ: وزیر اعظم بھارت مسز اندرا گاندھی کی نئی کابینہ نے کل اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا۔ کابینہ میں ۱۹ وزیر اور ۱۴ وزرائے مملکت شامل ہیں۔ نائب وزیروں کے ناموں کا اعلان بعد ازاں کیا جائے گا۔ سب سے پہلے وزیر اعظم نے اس کے بعد نائب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ مرارجی ڈیسائی اور پھر دوسرے وزیروں نے حلف اٹھایا۔ نئی کابینہ میں وزیر داخلہ مسٹر چوان۔ وزیر دفاع مسٹر سورن سنگھ اور وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ کے محکموں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ نئے وزراء میں مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد گورنر کرن سنگھ بھی شامل ہیں۔

● قاہرہ ۱۴ مارچ۔ ایک مصری ڈاکٹر نے ایک نابینا شخص کی آنکھ میں پلاسٹک کی پتلی لگا کر اس کی بینائی کامیابی سے بحال کر دی ہے۔ آنکھوں کا اپریشن ڈاکٹر صابری کمال نے غزہ میں آنکھوں کے ہسپتال میں کیا ہے۔

● پیکنگ ۱۴ مارچ۔ پیکنگ میں کل چینی عوام نے روس کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرہ اس لئے کیا گیا کہ روس کے ایک سرحدی سٹیشن پر روسی باشندوں نے چین کی ایک ریڈ گارڈ لڑکیوں پر سے ماؤزے تنگ کی تعلیمات کو مٹا دیا۔ اور ریل کے چینی عملہ کو زدوکوب کیا تھا۔ حکومت چین کے ایک احتجاجی مراسلے کے مطابق یہ حادثہ گزشتہ ماہ پیش آیا تھا۔ اس کے علاوہ حال ہی میں چین کی حکومت نے روس کے دو اعلیٰ سفارتی افسروں کو ناپسندیدہ قرار دے کر فوراً ملک سے نکل جانے کا حکم بھی دے دیا ہے۔ روس نے چین کے اس فیصلے پر شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ روس اب مزید اشتعال انگیزیاں برداشت نہیں کر سکتا۔

● پیرس ۱۴ مارچ۔ فرانس کے عام انتخابات کے دوسرے مرحلہ میں صدر ڈیگال کے حامیوں کو زبردست ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور بائیں بازو کی جماعتوں نے توقع سے زیادہ نشستیں حاصل کر لی ہیں۔ برسراقتدار جماعت کو حکومت بنانے کے لئے چار نشستوں کی ضرورت ہے اور ابھی کچھ نتائج کا اعلان کرنا باقی ہے۔